سوال

(201) تنظیم سازی کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تنظیم سازی کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟ تنظیم سازی کرنا عین اسلام کی خدمت ہے یا گناہ کبیرہ؟ یا بدعت ہے ؟ واضح رہے کہ ایک ہی عقیدہ و نظریہ کے حامل قرآن وسنت کے پیروکاروں نے مختلف ناموں سے بے شمار تنظیمیں بناڈالی ہیں اوروہ سرگرم عمل ہیں لیکن متحد نہیں اورایک امیر نہیں بلکہ ایک دوسرے کی مخالفت کرتے ہیں الغرض آج کل تنظیم ہی کو معیار حب و بغض تصور کرلیا گیا ہے ۔

اب اس صورت حال میں ایک عام مسلمان کا کیا رویہ ہونا چاہیے ؟ نیز شرعی خلافت اورامارت کی غیر موجودگی میں ایک مسلمان اپنی زندگی کس طرح بسر کرے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام وقت اگر محسوس کرے تو تنظیم سازی "کا جواز ہے "صحیح بخاری "میں حدیث ہے :

«اکتبوالی من تلفظ بالاسلام من الناس» صحیح البخاری کتاب الجهاد باب کتابة الامام الناس (3060) باب کتابة الامام الناس)

یعنی "مجھے ان لوگوں کے نام لکھ کر دو جو مسلمان ہو چکے ہیں ۔

لیکن یہ " تنظیم سازی "کفر کے مقابلے میں ہے آپس میں نہیں ہم مسلک اور ہم مشرب مختلف گروہ اورجماعتوں کی تنظیم سازی "اتفاق کے بجائے افتراق کا سبب بنے گی اس سے بچاؤ ضروری ہے ۔

امت مسلمہ کے ذمہ سب سے اہم فریضہ یہ ہے کہ خلافت وامرت کے قیام کےلیے سعی کریں جماعت امور شریعت ایک نظم ونسق کے تحت آنے سے ہی ملی وحدت کا خواب پورا ہوسکتا ہے ورنہ انجام کار تشت تفرق اور انتشار کے ماسوا کچھ نہ ہوگا قرآنی تعلیمات میں اس سے ہمیں باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے ۔

وَلا تَنـٰزَعوا فَتَفشَلوا وَتَذهَبَ ريحُكُم... ٤٦ ...سورة الانفال

اورامام المحدثین بخاری رحمة اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بایں الفاظ تبویب قائم کی ہے ۔

«مایکرہ من التنازع والاختلاف فی الحرب وعقوبۃ من عصی امامہ» صحیح البخاری کتاب الجہاد رقم الباب (164)

(2) پھر آیت بالا سے استدلال کیا ہے انتہائی دکھ درداورافسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج سیکولر ملحدانہ اور بے دین نظریات کے حامل افراداور تنظیمیں پوری ہمت اور قوت کے ساتھ اسلام اوراہل اسلام کے خلاف اپنی ریشہ دوانیوں اور توانا ئیوں کو استعمال کر رہے ہیں کسی حدتک وہ اپنی کامیابی وکامرانی کے خواب پورے ہوتے بھی دیکھ رہے ہیں لیکن اسلام کے علمبرداراورمدعیان کتاب وسنت بالخصوص سلفی یااہل حدیث حضرات بری طرح افتراق وانتشار کا شکار ہیں جس سے واپسی کی بظاہر کوئی نظر نہیں آتی۔

«الاان یشاء اللہ ربنا وسع ربنا کل شئی علما»

دراصل بات یہ ہے کہ قریباً ہرجماعت اور ہر تنظیم کے ذمہ داران اورقائدین حضرات کے ذاتی نوعیت کے کچھ مفادات اوراغراض ومقاصد ہیں جن سے وابستگی ان کے نزدیک جزوایمان ہے عوام کالا نعام کودجل وفریب کے ذریعے سبز باغ دکھا کرانہی کی تکمیل وترویج میں شب وروز مصروف کارہیں اسی کے نتیجہ میں جگہ جگہ لڑائی جھگڑے اور ریاکاری اورقتل وغارت کا بازار گرم ہے اور تکفیری توپوں کے رخ غیروں کی طرف زیادہ ہیں اندریں حالات خیر وسلامتی کی راہ مجھے توصرف اس میں نظر آتی ہے کہ جماعتی سیاست سے گوشہ نشینی اختیار کرکے مخلصین احباب کوساتھ ملاکریا انفرادی طور پر جیسے بھی ممکن ہو شہر شہر قریہ قریہ دعوتی وتبلیغی کام پورے انہاک سے شروع کردیا جائے اللہ تعالیٰ خیروبرکت فرماکرشرف قبولیت سے نوازے گا۔ ان شاء اللہ

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص503

محدث فتویٰ